روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 25 مارچ 2006ء 24 صفر 1427 ہجری 25 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 65

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔ لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں۔ جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں، تا کہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں، مگر خود اس پر عمل نہیں، وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے، بلکہ ان کا وعظ بعض اوقات اباحت پھیلانے والا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔ تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے۔ دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔ اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔ غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف وہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے، مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اول پورا علم ہو۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے۔ جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے، تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 281)

چار اہم نیکیاں

آنحضرت ﷺ نے ایک بار اپنے صحابہ سے چند سوالات کئے کہ تم میں سے روزہ کس نے رکھا ہے۔ مریض کی عیادت کس نے کی ہے۔ جنازہ کس نے پڑھا اور اس کے ساتھ گیا۔ مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔ ہر سوال کے متعلق حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے یہ چاروں کام کئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی بکر حدیث نمبر:4400)

حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے وقت میں تبدیلی

انگلستان میں وقت کی تبدیلی کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ مورخہ 31 مارچ 2006ء سے ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق شام 5:00 بجے ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرما لیں اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

تعویذ گنڈے ہمارا کام نہیں

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تعویذ گنڈے کرنا ہمارا کام نہیں۔ ہمارا کام تو صرف خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنا ہے"۔

(الحکم 6/اپریل 1908ء)

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 377

ممتاز پاکستانی سکالر کی زیارت بہشتی مقبرہ (قادیان)

جناب پروفیسر محمد اسلم سابق صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی پاکستان کے بلند پایہ محقق ومصنف ہیں۔ آپ کے قلم سے انگریزی، اردو، فارسی اور پنجابی زبانوں میں کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ہیر وارث شاہ کی تاریخی اہمیت پر ان کی ایک تصنیف گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر نے گورمکھی رسم الخط میں شائع کی ہے۔ آپ کا شمار حضرت مصلح موعود کے برادر نسبتی حضرت مولانا سید عبدالقادر بھاگلپوری کے لخت جگر جناب عباس بن عبدالقادر کے شاگردوں میں ہوتا ہے خود ان کے تلامذہ ہزاروں ہیں اور بیشتر مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں منصب تدریس پر فائز ہیں۔

محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب نے ''سفر نامہ ہند'' کے نام سے اپنے ان سفروں کی دلچسپ روداد شائع فرمائے ہیں جو آپ نے 1950ء سے 1986ء تک کئے اور بہت سی قابل قدر معلومات جمع کر کے آئندہ نسل کے لئے ریکارڈ کر دیں۔ آپ اسی عرصہ کے دوران دوبار قادیان تشریف لے گئے۔

پروفیسر صاحب اپنے سفرنامہ میں الدار اور بیت اقصیٰ میں مغرب سے عشاء تک جاری سلسلہ وعظ وتلقین کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

جب میں ''(بیت) اقصیٰ) دیکھ کر فارغ ہوا تو عبدالرحیم عاجز نے اپنے فرزند عبدالحفیظ سے کہا کہ وہ ہمیں بہشتی مقبرے لے جائے اور دربان سے کہے کہ ہمیں اس وقت بہشتی مقبرہ دیکھنے کی خصوصی اجازت دی گئی ہے۔ راستے میں ہمیں عبدالحفیظ نے بتایا کہ عصر سے مغرب تک وہاں صرف عورتوں کو جانے کی اجازت ہے۔ اس لئے ہمیں خصوصی اجازت ملی ہے۔ جب ہم گیٹ سے اندر داخل ہوئے تو برقعہ پوش عورتیں ہمیں دیکھ کر دیواروں کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو گئیں۔ عبدالحفیظ کی معیت میں ہم خطۂ خاص میں پہنچے۔ اس خطے میں مرزا غلام احمد (م 1908ء) اور اس کے خلیفہ اول حکیم نورالدین بھیروی (م 1914ء) کے علاوہ مرزا صاحب کے اعزہ واقارب کی قبریں ہیں۔ مرزا صاحب کے قدموں میں اس کی تین بہوئیں سارہ بھاگلپوری، ام طاہر اور امتہ الحی کی قبریں ہیں۔ سارہ صوبہ بہار کے ضلع بھاگلپور کے ایک قصبے پرینی کی رہنے والی تھی۔ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر عبدالقادر کی بہن اور میرے ایک استاد عباس بن عبدالقادر کی پھوپھی تھی۔ اس کی قبر کے کتبے پر یہ مرقوم تھا کہ اس کا نکاح مرزا بشیرالدین محمود کے ساتھ مرزا غلام احمد پر ہونے والی ایک وحی کی بناء پر ہوا تھا۔ ام طاہر، قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ طاہر احمد کی ماں تھی۔

مقبرۂ خاص ایک چار دیواری کے اندر ہے۔ اس میں دو جگہ سلاخیں لگا دی گئی ہیں تا کہ لوگ دور سے ان قبروں کی ''زیارت'' کر لیں۔ مقبرۂ خاص سے باہر چند قطاروں میں مرزا صاحب کے (رفقاء) کی قبریں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لوح پر اس کی نمایاں خدمات درج ہیں۔ ایک لوح پر یہ کندہ تھا کہ صاحب قبر لدھیانہ کے مناظرے میں مرزا صاحب کے ساتھ موجود تھا۔ دوسری لوح پر یہ مرقوم تھا کہ صاحب قبر مرزا صاحب کی تجہیز وتکفین میں شریک تھا۔ ایک (رفیق) نے یہ وصیت کی تھی کہ اس کے لوح مزار پر یہ لکھ دیا جائے کہ وہ مرزا صاحب کا خادم خاص تھا۔ انہی قبروں میں ایک قبر بھائی عبدالرحمٰن کی تھی۔ مجھے عبدالحفیظ نے بتایا کہ وہ پیدائشی سکھ تھا اور پیشے کے اعتبار سے وہ گرنتھی تھا۔ سکھوں کے ہاں گرنتھی کو بھائی جی کہتے ہیں اس لئے بھائی اس کے نام کا جزو بن گیا۔ جب اس نے مختلف ادیان کا مطالعہ کیا تو اسے قادیانیت میں ''صداقت'' نظر آئی اور وہ قادیانی ہو گیا۔ قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان چلا آیا۔ اس نے یہ وصیت کی تھی کہ اسے بہشتی مقبرے میں دفنایا جائے چنانچہ اس کی وصیت پر عمل کیا گیا۔ یہ واحد مرزائی تھا جس کا جسد خاکی پاکستان سے بھارت لے جا کر قادیان میں دفنایا گیا۔

اختر اورینوی (سید اختر احمد) پٹنہ یونیورسٹی میں اردو کا پروفیسر تھا۔ اس نے اردو زبان وادب کی بڑی خدمت کی ہے۔ وہ بڑا سچا پکا قادیانی تھا۔ اس کا انتقال 31مارچ 1977ء کو پٹنہ کے کرجی ہسپتال میں ہوا۔ اس کی وصیت کے مطابق اس کی میت پٹنہ سے قادیان لے جا کر بہشتی مقبرے میں دفن کی گئی۔ 2 فروری 1994ء کو اس کی بیوی شکیلہ اختر بھی فوت ہو گئی ہے۔ وہ ایک اچھی افسانہ نگار تھی۔ اسے بھی یقیناً وہیں دفن کیا ہو گا۔

سید برکات احمد خواجہ میر دردؒ کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ انڈین فارن سروس میں ملازم تھا۔ اس نے Muhammad and the Jews کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس کا اردو ترجمہ ''رسول اکرمؐ اور یہود حجاز'' کے عنوان سے پروفیسر مشیر الحق (م 1990ء) نے کیا تھا۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد برکات احمد نے اپنی بیٹی کے پاس اندور میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اس کی وصیت کے مطابق اس کا جسد خاکی بھی قادیان لے جا کر بہشتی مقبرے میں سپرد خاک کیا گیا ہے۔''

(سفرنامہ ہند صفحہ 428-431 پبلشر ریاض برادرز 40

اردو بازار لاہور اشاعت جولائی 1995ء)

؎ اے قادیاں کی بستی تجھ پر سلام ہووے
رحمت خدا کی تجھ پر نازل مدام ہووے

عجیب موثر نظارہ

''سفر نامہ ھند'' میں اکابر صلحاء کے بے شمار مزاروں کا ذکر کیا گیا ہے بلکہ بعض نامور اور مقدس ہستیوں کے مقابر کی نہایت ایمان افروز تصاویر بھی دی ہیں مگر کیا بھارت کی کسی بستی میں کوئی ایسے بزرگ محو خواب ہیں جن کے مزار پر ان کی بستی والے درویشان قادیان کی طرح خواہ مرد ہوں یا عورتیں صبح شام دعائیں کرتے ہیں اس کی کوئی مثال اس کتاب میں نہیں مل سکتی۔ سبحان اللہ یہ ربانی نصرت اور آسمانی قبولیت بھی حضرت مسیح موعود کو حاصل ہے کہ 1947ء کے خونیں دور سے آج تک آپ کے مزار پر دعا کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے حضرت اقدس نے اس مثالی قبرستان کی بنیاد سے قبل 8دسمبر 1905ء کو فرمایا

''عجیب موثر نظارہ ہو گا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک ہی جماعت نظر آئیں گے یہ بہت ہی خوب ہے''

''مجاورت بھی خوشحالی کا موجب ہوتی ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں اور یہ بدعت نہیں کہ قبروں پر کتبے لگائے جاویں۔ اس سے عبرت ہوتی ہے اور ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہوتی ہے''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 586-587)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ندیم احمد باسط صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت اطلاع دیتے ہیں کہ میری بھاوجہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات حال جرمنی ایک مختصر علالت کے بعد مورخہ 22فروری 2006ء کو جرمنی میں انتقال کر گئیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور 26فروری کو صبح دس بجے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لان میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ بعد ازاں قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ آپ مکرم مولوی عبدالخالق صاحب مربی سلسلہ بلاد افریقہ وایران کی بڑی بہو تھیں۔ آپ کے خاوند مکرم ناصر احمد صاحب کو تحریک جدید کے تحت عرصہ 22سال تک افریقہ کے ممالک میں بطور ٹیچر خدمات کی توفیق ملی اور آپ بھی ان کے ساتھ افریقہ میں مقیم رہنے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ 4 بیٹے مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم انیس احمد صاحب، مکرم افتخار احمد صاحب، مکرم ذوالفقار احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ نعیمہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم عتیق احمد صاحب چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور پسماندگان کا خود حافظ وناصر ہو اور انہیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم احمد شاہ ناز صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد سید شیر محمد شاہ صاحب 10فروری 2006ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے مرحوم کافی عرصہ سے دل گردے اور شوگر کے عارضے میں مبتلا تھے مرحوم کی نماز جنازہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14فروری 2006ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ 15فروری کو ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور اسی دن بعد از نماز عصر نماز جنازہ بیت المبارک میں ہوئی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی نے دعا کروائی۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم سید محمد اکرم صاحب کارکن وکالت علیاء تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ سیدہ غزالہ بدر صاحبہ اہلیہ مکرم سید بدر منیر صاحب اسلام آباد کو مورخہ 23 جنوری 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام سیدہ عطیۃ النور صباحت عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم سید بشیر احمد صاحب اسلام آباد کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تبرکات

نماز میں خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہوسکتا ہے

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

فرمودہ 14/اپریل 1944ء
مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب

فرمایا ''ذکر الٰہی'' میری ایک کتاب ہے اس میں بہت سے ایسے طریق میں نے بیان کئے ہیں۔ جن سے نماز میں خشوع وخضوع کی حالت پیدا ہوسکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب سے پہلی چیز ہر انسان کو یہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ خشوع وخضوع پیدا ہو یا نہ ہو۔ نماز ایک فرض ہے جو اس نے ادا کرنا ہے۔ یہ چیزیں زوائد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر مل جائیں تو خدا تعالیٰ کا انعام ہیں اور اگر نہ ملیں تو ان چیزوں کے نہ ملنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرض کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کی جاسکتی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ تم نماز خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے پڑھتے رہو۔ اگر تمہیں نماز میں لذت نہیں آتی تو بے شک نہ آئے تم اپنا فرض ادا کرتے چلے جاؤ۔

بہرحال اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جس شخص کو نماز میں پوری لذت نہیں آتی اس کی ذمہ داری اوروں سے بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا دل صاف نہیں اور جس شخص کا دل صاف نہیں اسے اور زیادہ توجہ سے نماز پڑھنی چاہئے۔ اگر چار رکعتوں سے اس کا دل صاف نہیں ہوا تو اسے آٹھ رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ آٹھ رکعتوں سے دل صاف نہیں ہوا تو بارہ پڑھنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ اس کا دل صاف ہوجائے۔ بہرحال جہاں تک خشوع و خضوع کا تعلق ہے۔ انسان کو پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ اپنی پوری جدوجہد سے شیطان کا مقابلہ کرتا رہے جب اس کا دل صاف ہوجائے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ زائد انعام بھی حاصل ہوجائے گا۔ لیکن چونکہ سوال کیا گیا ہے کہ خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ اس لئے میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ خشوع وخضوع اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز جو انسان کے قبضہ میں ہو اس سے چھن جائے۔ تب اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے کہ کوئی چیز میرے پاس تھی جواب نہیں رہی تب درد پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کے حصول کے لئے انسان کے اندر سچی تڑپ پائی جاتی ہو۔

درد کس طرح پیدا ہوتا ہے

گویا درد دو ہی صورتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اول ایسی صورت میں جب انسان کے پاس چیز تو ہو مگر وہ جاتی رہے تب اسے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جیسے لوگوں کے رشتہ دار مرجاتے ہیں تو انہیں صدمہ ہوتا ہے یا کسی چیز کے حصول کی سچی تڑپ ہو۔ تب اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ چیز اسے مل جائے۔ جیسے کوئی شخص ملازمت کی تلاش میں ہو تو اس کے دل میں درد ہوتا ہے کہ مجھے جلدی کوئی ملازمت مل جائے اور اگر کوئی جگہ خالی ہوتی ہے اور وہاں کئی لوگوں کی درخواستیں پہنچ جاتی ہیں تو وہ گھبرایا ہوا ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے کہ معلوم نہیں افسر کس کی سفارش کرے گا۔ یا اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو روتا ہے کہ اولاد کیوں نہیں۔ اولاد مر جائے تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ شادی نہیں ہوتی تو روتا ہے کہ شادی کیوں نہیں ہوتی۔ شادی ہوجائے اور پھر بیوی مرجائے تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ مال نہیں ہوتا تو روتا ہے کہ مال کیوں نہیں ملتا اور مال ضائع چلا جاتا ہے تو روتا ہے کہ مال ضائع کیوں چلا گیا۔

طلب کی شدید خواہش

تو خشوع وخضوع کا اصل گر یہی ہے کہ کسی چیز کی طلب کی شدید خواہش انسان کے اندر پائی جائے یا کسی کی کوئی پیاری چیز اس سے کھوئی جائے۔ نماز میں بھی خشوع وخضوع پیدا کرنے کے یہی دو طریق ہیں یا تو انسان کو اپنی بدیوں اور گناہوں پر یقین ہو اور وہ چاہتا ہو کہ میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں۔ میرا خدا مجھے معاف کرے اور مجھے بھی اپنی رضا اور خوشنودی سے حصہ دے۔

سورۃ فاتحہ کا ایک جلوہ عام انسانوں کے لئے

ایسی شدید خواہش کی صورت میں جب نماز میں وہ الحمدللہ رب العالمین کہے گا۔ تو کہتے ہی اسے اپنے گناہوں کا خیال آجائے گا اور کہے گا خدایا تو رب العالمین ہے تیرا کیا حرج ہے کہ تو میرا گناہ بھی معاف کردے اور مجھے بھی اپنی آغوش رحمت میں لے لے۔ وہ ان الفاظ کو جونہی اپنی زبان سے نکالے گا بے اختیار اس کے آنسو گرنے شروع ہوجائیں گے۔ وہ روپڑے گا اور کہے گا اے خدا میں بھی تو تیرے عالمین میں سے ایک فرد ہوں۔ پھر کیا تیری نظر رحمت مجھ گنہگار کی طرف نہیں اٹھے گی اور کیا میں یونہی چیختا چلاتا تیرے دروازہ پر مرجاؤں گا۔ پھر جب رحمانیت کا ذکر آئے گا تو اسے خیال آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جو بغیر کسی کام اور بغیر کسی طلب کے اپنے انعامات سے اپنی مخلوق کو حصہ دیتا ہے۔ اس موقعہ پر پھر اسے اپنے گناہ یاد آجائیں گے اور وہ کہے گا۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی نیکی نہیں مگر تو تو رحمٰن ہے۔ تجھ سے اگر میں یہ امید رکھوں کہ بغیر کسی نیکی کے ہی تو اپنی رحمانیت کے طفیل مجھے معاف فرمادے گا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ پھر وہ رحیمیت پر پہنچے گا اور کہے گا۔ خدایا تو رحیم بھی ہے تو کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ بے شک میں گنہگار ہوں۔ مگر کون ایسا انسان ہے جس کے اندر گناہ ہی گناہ ہوں اور نیکی کا ایک شمہ بھی اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا جس سے کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کا کام سرزد نہ ہوا ہو۔ جب دنیا میں یہ کیفیت ہے تو اس نظارہ کو دیکھ کر اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت کو جلوہ نما پا کر وہ خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ بیشک میری نیکیاں کم ہیں اور گناہ زیادہ۔ مگر تیری صفت تو رحیم ہونے کی بھی ہے۔ تو چھوٹی سی بات کا بہت بڑا انعام دے دیتا ہے۔ پھر اگر تو میرے گناہوں کو معاف فرمادے اور میری کسی چھوٹی سی نیکی کو قبول فرمالے تو یہ تیری شان کے عین مطابق ہے

اس کے بعد مالک یوم الدین کے الفاظ آجاتے ہیں اور وہ کہتا ہے خدایا تو تو میرا مالک ہے۔ اگر میں کسی جج کے پاس جاتا تو وہ کہتا کہ چونکہ تیرا یہ جرم ہے اس لئے میں مجبور ہوں کہ تجھے اتنی سزا ضرور دوں۔ مگر تو مالک ہے، تیرا اختیار ہے کہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف بھی کردے اور وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ میرا معاملہ ایسی ذات کے سامنے پیش نہیں جو محض جج کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح وہ قدم بقدم چل کر ہر موقعہ پر اپنے مطلب کی بات نکال لیتا ہے اور کہتا ہے خدایا جب تو میرا مالک ہے تو مجھے معاف فرمادے اور مجھے اپنی رحمت کے سایہ تلے جگہ دے۔

اسی طرح پر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرتا چلا جاتا ہے اور کوئی آیت بھی ایسی نہیں آتی جس پر وہ خدا تعالیٰ کو اس کی اسی صفت کا واسطہ دے کر جس کا آیت میں ذکر ہوتا ہے اپنی کھوئی ہوئی متاع کو واپس نہیں لے لیتا۔ ایاک نعبد کہہ کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مجسم التجا بن جاتا ہے اور کہتا ہے خدایا میں تیرا ایک بندہ ہوں۔ مگر تیرے مقابلہ میں ایک مکھی کے برابر بھی میری حیثیت نہیں۔ مکھی مار کر تو نے کیا کرنا ہے۔ تو تو بہت بڑی ہستی ہے اور میں اتنی ذلیل چیز ہوں کہ تیرے ایک ادنیٰ اشارہ سے تہس نہس ہوسکتا ہوں۔ تیری طاقت اور تیری قوت اور تیری جبروت کا تقاضا یہی ہے کہ مجھ پر اپنی رحمت کی نظر رکھ۔ میرے جیسے ذلیل کو تباہ کرکے تو نے کیا لینا ہے۔ پھر جب وہ ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پھڑپھڑاتا ہے اور کہتا ہے خدایا تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ بسا اوقات یہ کہتے ہی انسان پر رقت طاری ہوجاتی ہے۔ وہ روپڑتا ہے اور کہتا ہے خدایا میرا تیرے سوا اور کون ہے۔ میں اگر تیرے پاس نہ آؤں تو کہاں جاؤں۔ پس اگر اس کو واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہوتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی کی ضرورت ہوتی ہے تو قدم قدم پر اس کے لئے رقت کا موقعہ ہوتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کا متقیوں کے لئے ایک اور جلوہ

اور اگر فرض کرو یہ ایسے مقام پر ہے جہاں اس سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی کرنے کا اسے شوق ہے۔ تب بھی آیت آیت پر اسے رقت پیدا ہوسکتی ہے۔ جب یہ الحمدللہ کہتا ہے تو یہ الفاظ کہتے ہی اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ یا اللہ تو تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ اگر مجھے بھی تیرے قرب میں سے کچھ حصہ مل جائے تو میں بھی زیادہ جوش سے تیری حمد کروں گا۔ مجھے تیرے وصل کی ضرورت ہے جو ابھی ملا نہیں۔ بے شک میں الحمدللہ کہا کرتا ہوں۔ مگر الٰہی دنیوی لحاظ سے تیرے جس قدر انعامات ہیں۔ میں ان کے متعلق تیرا شکر ادا کیا کرتا ہوں۔ تو نے مجھے زبان دی۔ تو نے مجھے دل دیا۔ تو نے مجھے دماغ دیا۔ تو نے مجھے طاقت دی تو نے مجھے آنکھیں بخشیں۔ جن سے میں دیکھتا ہوں۔ پاؤں دیئے جن سے میں چلتا ہوں۔ ہاتھ دیئے جن سے میں کام کرتا ہوں اور میں تیری ایک ایک نعمت پر حمد کرتا ہوں لیکن الٰہی اصل حمد تو اسی میں ہے کہ تو مل جائے۔ اگر تو مل جائے تو جو حمد اس وقت میری زبان سے نکل سکتی ہے وہ اس غفلت میں کہاں نکل سکتی ہے۔ پھر رحمانیت کا ذکر آتا ہے تو کہتا ہے الٰہی تو تو مفت چیزیں لوگوں کو دیا کرتا ہے۔ پس جہاں تو نے اتنی چیزیں مفت میں عطا فرمائی ہیں وہاں اپنی محبت اور اپنا پیار اور اپنا عشق بھی مجھے بخش دے۔ پھر جب رحیمیت کا ذکر آتا ہے تو وہ کہتا ہے خدایا تو تو عملوں کے نتائج بڑھ چڑھ کر دیا کرتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میں نے کوئی کام نہیں کیا اور پھر بھی تو نے یہ یہ انعام مجھے عطا فرمایا ہے۔ لیکن الٰہی اصل چیز مجھے ابھی تک نہیں ملی۔ خدایا تیرے انعامات کے تواتر میں کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیری محبت اور تیری معرفت اور تیرا وصال بھی مجھے میسر آجائے اور میں بھی تیرے پیاروں میں شامل ہوجاؤں پھر مالک یوم الدین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ عرض کرتا ہے کہ خدایا تو جزا و سزا کے وقت کا مالک ہے اور تمام فیصلے تیرے حکم کے مطابق سرزد ہوتے ہیں۔ میں بھی تیرے حضور کھڑا ہوں اور تجھ سے جزائے نیک کا طالب ہوں۔ بیشک مختلف لوگوں کو تو نے استحقاق کے طور پر جزا دی ہے۔ مگر تجھ سے مالک یوم الدین ہونے کے لحاظ سے نہ کہ ایک جج ہونے کے لحاظ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اس جزا میں اپنا قرب عطا فرما اور اپنی محبت کی دولت سے متمتع فرما۔ کیونکہ تو جہاں آنکھیں دے سکتا ہے، کان دے سکتا ہے، ناک دے سکتا ہے، وہاں لقاء الٰہی کی نعمت بھی دے سکتا ہے۔

ایاک نعبد کے الفاظ آتے ہیں تو وہ کہتا ہے حضور میں بندہ تو ہوں مگر بندہ تو آقا کے پاس رہتا ہے۔ مجھے آپ نے کیوں پرے پھینک رکھا ہے۔ یہ تو مناسب نہیں کہ میں غلام ہو کر اپنے آقا سے دور رہوں مجھے

اپنے پاس ہی جگہ دیں۔ جہاں غلام رکھے جاتے ہیں۔ ایاک نستعین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ کہتا ہے خدایا باقی کام ایسے ہیں جن میں تیری استعانت مشتبہ ہوجاتی ہے مثلاً انسان کو روٹی تو مل جاتی ہے مگر چونکہ وہ بندے کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ اس لئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں کو اس بات پر پورا انشراح نہیں ہوتا کہ روٹی خدا دے رہا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ روٹی ہمارے بھائی نے دی ہے۔ یا باپ نے دی ہے یا بیٹے نے دی ہے۔ اسی طرح اور چیزیں بھی ایسی ہی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی استعانت مشتبہ سی ہوجاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو ایک کلرک تھا جسے تنخواہ مل گئی یا ایک مدرس تھا جسے تنخواہ مل گئی یا ایک انجینئر تھا جسے تنخواہ مل گئی۔ تو گو دیتا ان سب کو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر لوگوں کی نگاہ میں یہ معاملہ مشتبہ ہوجاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ فلاں نے محنت کی اور دوسرے نے اسے تنخواہ دے دی۔ اس میں خدا کا کیا دخل ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے کہ اگر وہ تو دے دے تو کوئی شخص اس بات میں شبہ نہیں کرسکے گا کہ وہ چیز تو نے ہی دی ہے اور وہ چیز تیرا وصال اور قرب ہے۔ وصل یار ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کسی اور نے دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایاک نستعین کہتے ہی عرض کرتا ہے کہ الٰہی اگر تو مجھے اپنا لقا اور وصال بخش دے تو اس بات میں کوئی شبہ نہیں کرے گا کہ یہ چیز تو نے ہی دی ہے۔ پھر وہ اھدنا...... کے الفاظ جب دہراتا ہے۔ تو کہتا ہے خدایا میں کب تک لمبے لمبے راستے طے کرتا چلا جاؤں گا۔ کب تک یہ اندھیرے چلتے چلے جائیں گے تو مجھے وہ راستہ دکھا۔ جس پر جلد سے جلد چل کر میں تیرے قریب پہنچ سکوں پھر وہ انعمت علیہم کے الفاظ دہراتا ہے تو کہتا ہے یا اللہ تو نے فلاں کو بھی یہ انعام دیا۔ تو نے فلاں کو یہ انعام دیا۔ ایک میں ہی ہوں جسے اب تک یہ انعام نہیں ملا تو اپنے فضل سے مجھے بھی یہ انعام دے تاکہ میں بھی تیرے منعم علیہ گروہ میں شامل ہوجاؤں۔ تیرے خزانہ میں آخر کیا کمی آجائے گی۔ تو نے جب کثیر لوگوں کو یہ نعمت دے دی ہے تو مجھے بھی اپنے فضل سے یہ نعمت عطا کر۔

پھر وہ غیر المغضوب کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتا ہے۔ اے خدا اگر تیرا وصال مجھے نہ ملا تو مجھے کس طرح یہ یقین آئے گا کہ میں مغضوب نہیں۔ یا میں گمراہوں میں شامل نہیں۔ مجھے کس طرح یہ اطمینان ہوگا کہ میں تیرے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر ہی چل رہا ہوں۔ کسی اور راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ اگر میں چلتا چلا جاتا ہوں لیکن مجھے تو نظر نہیں آتا تو مجھے یقین نہیں آسکتا کہ میں مغضوب نہیں تھا یا میں ضال نہیں تھا۔ کیونکہ جب دروازہ کھلا تھا تو ضروری تھا کہ میں اس میں داخل ہوجاتا۔ پس مجھے یقین اور وثوق کے مقام پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے لقاء کی نعمت سے متمتع فرما، تا مجھے یہ اطمینان ہوسکے کہ میں مغضوب اور ضالین میں نہیں ہوں۔ بلکہ تیرے محبوب اور پیارے لوگوں میں شامل ہوں۔

کبر کی وجہ سے خشوع پیدا نہیں ہوتا

غرض اگر انسان کے دل میں واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہو یا خدا تعالیٰ کے ملنے کی تڑپ ہو۔ تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نماز کے لئے کھڑا ہو اور رقت وخشوع وخضوع اسے پیدا نہ ہو۔ باقی کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو نماز میں اس لئے رقت نہیں آتی کہ وہ گناہ تو کرتے ہیں مگر کہتے یہ ہیں کہ ہم گناہوں سے پاک ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی رقت نصیب نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ان کے اندر کبر کا مادہ پایا جاتا ہے اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ گناہوں کا زنگ ہمیں اپنے دل سے دور کرنا چاہئے۔ مجلس میں ذرا کسی کے خلاف کوئی بات کہہ دی جائے تو وہ شخص جوش میں آکر کہنے لگ جاتا ہے کہ مجھے تم جھوٹا سمجھتے ہو یا مجھے تم چور سمجھتے ہو۔ اب چاہے وہ اس رنگ میں جھوٹا نہ ہو یا چور نہ ہو جس رنگ میں وہ سمجھتا ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ہزاروں بدیاں ایسی کرتا ہے جو اسے جھوٹے یا چور سے کم نہیں رہنے دیتیں۔ ایسی صورت میں جب یہ نماز میں کھڑا ہو تو اسے رقت کہاں نصیب ہوسکتی ہے جب اس کے دل میں گناہوں سے پاک ہونے کی خواہش ہی نہیں۔ جب اس کے دل میں وصل الٰہی کی تڑپ ہی نہیں۔ جب یہ گناہوں سے بچنے اور وصل الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے کوئی کوشش ہی نہیں کرتا۔ تو خشوع وخضوع اسے کہاں حاصل ہوسکتا ہے۔ دنیا میں اگر کسی کو کسی عورت سے محبت ہوتی ہے تو وہ اس کے باپ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے مجھ پر رحم کرو اور اپنی لڑکی میرے ساتھ بیاہ دو۔ نوکری کی خواہش ہوتی ہے تو انسان افسر کے پاس جاتا اور اسے کہتا ہے کہ مجھ پر رحم کرو اور مجھے اس ملازمت پر رکھ لو پھر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کے دل میں وصال الٰہی کی تڑپ ہو گناہوں سے بچنے کی خواہش ہو اور وہ اس کے لئے کوئی جدوجہد کوئی کوشش اور کوئی سعی نہ کرے۔

رقت حاصل کرنے کے دو ذرائع

پس نماز میں رقت حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اگر انسان گنہگار ہو تو اسے یہ احساس ہو کہ میں گنہگار ہوں اور مجھے ان سے پاک ہونا چاہئے اور اگر اس سے اوپر کا مقام وہ رکھتا ہو تو اس کے دل میں یہ احساس ہو کہ مجھے خدا مل جائے یہ دو چیزیں ہوں تو آپ ہی آپ رقت پیدا ہوجاتی ہے باقی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ کسی دن خشوع وخضوع زیادہ ہوتا ہے اور کسی دن خشوع وخضوع کم ہوتا ہے اور یہ کمی بیشی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہوتی ہے۔ ضروری یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے جوش میں اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اپنی معروضات اس کے سامنے پیش کرتا رہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے جو شخص دن میں ایک بار بھی خدا کے آگے نہیں روتا۔ اس نے اپنے ایمان کا کیا نمونہ دکھایا۔ تو کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم ازکم دن میں ایک مرتبہ خدا کی محبت دل پر غالب آجائے اور اگر کسی وقت خدا کی محبت دل پر غالب آجائے تو اسے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کا ضرور موقعہ مل جائے گا اور درحقیقت وہی وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو یہ بات میسر نہیں تو کم سے کم اسے اتنا ہی مدنظر رکھنا چاہئے کہ خشوع وخضوع میسر آتا ہے یا نہیں میرا کام یہی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کو بجالاؤں اور اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں۔ جب کوئی شخص اس نیت اور اس ارادہ سے نماز پڑھتا چلا جائے گا تو کسی وقت یہ نماز خود بخود اس کے اندر خشوع وخضوع پیدا کردے گی۔ کیونکہ خدا کے حکم کو ماننے والا بغیر انعام کے نہیں رہتا۔ وہ رحیم ہے اور رحیم کا کام یہ ہے کہ وہ اپنی درگاہ سے سچی محنت کرنے والے کو بغیر انعام کے واپس نہیں لوٹاتا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس کی نماز ویل للمصلین والی آیت کے ماتحت نہ آتی ہو۔ اگر محض عادت کے طور پر وہ نماز پڑھتا ہے یا ریاء اور لوگوں میں شہرت حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملے گا لیکن اگر نماز کا وقت آجائے تو اس کے اندر ایک بے کلی سی پیدا ہوجائے اور کہے کہ چاہے مجھے رقت نہیں آتی چونکہ خدا کا حکم ہے اس لئے میں ضرور نماز پڑھوں گا۔ تو ایسا شخص مر ہی نہیں سکتا جب تک کوئی نہ کوئی درجہ خضوع کا اسے حاصل نہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ جو لوگ ہمارے رستہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم انہیں ضرور اپنے قرب میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ سچا ہے لیکن اس کے ذاتی خیالات جھوٹے ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ کیونکہ خدا نے شہد کو شفا قرار دیا ہے۔ وہ گیا اور اسے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر کہنے لگا یارسول اللہ اس کی تکلیف تو بڑھ گئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر گیا اور اس نے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر آکر کہنے لگا یارسول اللہ اسے تو بہت تکلیف ہوگئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ خدا کا کلام سچا ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ تو بات اصل میں یہی ہے کہ اگر پھر بھی اس میں خشوع وخضوع پیدا نہیں ہوتا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اس کی نمازوں میں ضرور ریاء تھا یا اس نے تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اپنے ریاء کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ورنہ اگر کوئی شخص خالصۃً لوجہ اللہ نمازیں ادا کرتا ہے۔ تو چاہے اس کے دل میں کیسے ہی خیالات پیدا ہوں۔ چاہے اس کی توجہ کسی طرف پھری رہے نتیجہ یہی ہوگا کہ اسے ایک دن خشوع وخضوع ضرور حاصل ہوجائے گا۔ (الفضل 30 جون 1944ء)

تعارف

سوونیئر کیلنڈر 2006ء

جامعہ احمدیہ کینیڈا

نوجوان نسل کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود نے 1906ء میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی جو بعد میں ترقی کرتے کرتے جامعہ احمدیہ کی شکل اختیار کرگیا۔ قادیان میں قائم ہونے والا جامعہ دنیا کے متعدد ممالک میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف عمل ہے۔ ان میں سے ایک جامعہ احمدیہ کینیڈا ہے۔ 2006ء ایسا تاریخی سال ہے جس میں جامعہ احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال ہوچکے ہیں۔

صدسالہ جوبلی جامعہ احمدیہ کے موقع پر جامعہ کینیڈا نے ایک خوبصورت سوونیئر کیلنڈر شائع کیا ہے۔ جو آرٹ کارڈ پر چار رنگوں میں بہترین انداز میں ڈیزائن کرکے شائع کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل پر بادلوں سے جھانکتے ہوئے سورج کی کرنوں کو دکھایا گیا ہے جو زمین کے ذرہ ذرہ کو منور کررہی ہیں۔

اگر جنوری کے مہینے کا صفحہ کھولا جائے تو سیدنا حضرت مسیح موعود کی بابرکت تصویر موجود ہے اور ساتھ ہی حضور کا یہ اقتباس درج ہے جس میں آپ فرماتے ہیں، مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہئے کہ یہاں واعظ اور علماء پیدا ہوں جو آئندہ ان لوگوں کے قائمقام ہوتے رہیں جو گزرتے چلے جاتے ہیں۔ فروری کے صفحہ پر جامعہ احمدیہ کی 100 سالہ تاریخ کو تصویری جھلکیوں سے دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح پانچوں خلفاء احمدیت کی تصاویر اور جامعہ سے متعلق اقتباسات الگ الگ مہینہ کے صفحہ پر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے قیام سے لے کر اب تک کے مختلف مراحل کو بھی تصویری زبان میں صفحات کی زینت بنایا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کا دورہ فرمایا اور اس کا افتتاح فرمایا۔ اس مبارک موقع کی تصاویر بھی کیلنڈر میں شائع کی گئی ہیں۔ تاریخوں کے ساتھ جامعہ کینیڈا کا سال بھر کا شیڈیول بھی طبع کردیا گیا ہے۔ یہ کیلنڈر کے ساتھ ساتھ علم کا تاریخی خزانہ ہے جو ہر ماہ ہمارے سامنے ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23/ اگست 2004ء کو جامعہ کینیڈا کے لئے اپنے پیغام میں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ تمام اساتذہ جامعہ احمدیہ کے دل میں یہ احساس پیدا کئے رکھے کہ جماعت نے ان کے سپرد جو موتی کئے ہیں ان کو مزید صاف اور صیقل کرکے واقفین نو کی اس خوبصورت لڑی کو مزید خوشنما اور خوبصورت بنانا ہے۔

اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی انتظامیہ کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(ایف شمس)

☆☆☆

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف رفقاء احمد

حضرت مصلح موعود سے وابستہ چند یادیں

قبولیت دعا

حضرت مسیح موعود کے الہامات کی رو سے حضرت مصلح موعود کی شان بہت بلند تھی۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ دعاؤں میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے اور یہ دعائیں معجزانہ رنگ میں قبول ہوتی رہیں۔ ایک وقت ایسا آیا کہ مخالفین سلسلہ کو حکومت پنجاب نے جماعت کے خلاف نہ صرف مشتعل کیا بلکہ ان کی ہر رنگ میں اعانت کی۔ لیکن ان کے تو سارے منصوبوں کا تارو پود اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت خاص سے بکھیر دیا۔ اور وہ سراسر ناکام و نامراد ہوگئے۔

آغاز سلسلہ احمدیہ سے اس وقت تک ایسی مخالفت کبھی نہیں ہوئی تھی۔ احمدی احباب پر ہر جگہ قافیہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ اس وقت دنیوی طور پر جماعت احمدیہ میں جو شخصیت سب سے معزز تھی اس کے خاندان کو باوجود کمال وجاہت و اکرام کے اپنے وطن میں شدید مخالفت کا سامنا ہو رہا تھا۔ پھر قادیان میں بھی ایسے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی تھی کہ ظلم و تعدی کی شدت کے باعث کوئی احمدی صبر و تحمل کی راہ سے ذرا بھی بھٹک جائے تو پولیس اور حکومت اس موقع کو مغتنم جانیں۔ حتیٰ کہ ایک نوجوان کے ذریعہ دن دیہاڑے اور برسر عام حضرت مسیح موعود کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے حملہ کروا کر جماعت احمدیہ کے قلوب کو شدید طور پر مجروح کیا گیا۔ ان کے جذبات یقیناً مشتعل ہو کر نہ معلوم کونسی صورت اختیار کر لیتے لیکن حضرت مصلح موعود کی بار بار کی تاکیدی نصائح کے نتیجہ میں احباب نے قابل صد تحسین صبر و تحمل کا نمونہ دکھایا اور پنجاب میں یوں آسمان شہرت پر پہنچے ہوئے اعداء کو اللہ تعالیٰ نے غیر متوقع حالات پیدا کر کے بغتۃً قعر مذلت میں گرا دیا۔ اعداء اور ان کی پشت پناہ حکومت دونوں ورطۂ حیرت اور بحر یاس و ناامیدی میں ڈوب گئے۔

سلسلہ کے لئے دعاؤں کے علاوہ ہر احمدی خاندان کو حضور کی دعاؤں کی قبولیت کی برکت حاصل ہوئی ہے۔ 1932ء میں قادیان سے خاکسار دیپالپور ضلع منٹگمری (حال ساہیوال) گیا تو ایک ہندو مدرس نے دوران گفتگو میں بتایا کہ مجھے تجربہ ہے کہ آپ کے فلاں چچا صاحب کے کسی بچے کی حالت بیماری سے جب بھی تشویش والی ہوتی تو خواہ ڈاک کا وقت نہ ہوتا اور رات کا وقت ہوتا وہ اسی وقت حضور کی خدمت میں دعا کا خط حوالہ ڈاک کر دیتے اور فوراً بعد ہی تشویش والی صورت دور ہو جاتی۔ یہ گویا حضور کی جماعت کے لئے شب و روز کی عمومی دعاؤں کا فیض تھا۔

مکرم چوہدری چراغ دین صاحب یوگنڈا سے تشریف لائے تھے۔ کوئی پینتالیس سال قبل کا واقعہ وہ اور مکرم فضل الٰہی خاں صاحب درویش (جو والی بال کی ٹیم کے کیپٹن تھے) سناتے تھے کہ قادیان سے فٹ بال، والی بال اور ہاکی کی ٹیمیں بٹالہ کے Happy کلب کے ساتھ مقابلہ کے لئے گئیں۔ اس کلب کی ٹیمیں بہت ہی مضبوط تھیں۔ ہاکی کے مقابلہ میں اس کلب نے دو گول ہماری ٹیم پر کر دئے۔ اور کھیل کی حالت سے کلب کی کامیابی عیاں تھی۔ حضور بٹالہ سے گزر رہے تھے کہ حضور سے کسی نے ذکر کیا اور آپ وہاں تشریف لے آئے یہ مقابلہ بیرنگ کالج کے میدان میں ہو رہا تھا اور چودھری صاحب موصوف بھی کھیل میں شامل تھے۔ چند لمحوں میں ہماری ٹیم نے دو گول اتار دئے۔ اور پھر ایک یا دو گول مزید کر کے جیت گئے۔ نہ صرف یہی بلکہ دیگر مقابلوں میں بھی ہماری ٹیمیں کامیاب ہوئیں۔ وہاں بھی اور شہر میں بھی ہم نے یہی چرچا سنا کہ مرزا صاحب آئے تھے نہ معلوم انہوں نے کیا جادو کیا یا پھونک ماری کہ پانسہ ہی پلٹ گیا۔

ایک قریب کے ضلع سے وہاں کے کالج کے پرنسپل جو ہندو تھے قادیان چند سال قبل اپنے بیٹے کو لائے اور بتایا کہ حضرت مصلح موعود کی دعا سے یہ بچہ مجھے عطا ہوا تھا میں اسے قادیان دکھانے آیا ہوں تا جہاں کی دعا سے یہ پیدا ہوا تھا اس سے اس کا رابطہ قائم ہو۔ تقسیم ملک سے قبل ایک ہندو قادیان میں تھانیدار تھے۔ اولاد سے محروم تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کے مراسم اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبداللہ صاحب سے تھے جو حضور کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری تھے۔ موصوفہ کے مشورہ کے مطابق تھانیدارنی صاحبہ ان کے ساتھ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں عرض کرنے ڈلہوزی گئیں۔ مکرم اعجاز صاحب بھی وہیں تھے چنانچہ تھانیدار صاحب کے بہنوئی جو تقسیم ملک کے بعد پناہ گزیں ہو کر کوچہ الحکم میں آباد ہوئے تھے سناتے تھے کہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور کوئی دس سال قبل تھانیدار صاحب سے دلی میں اتفاقاً خاکسار کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے بہت خوشی سے اس کا تذکرہ کیا۔

سفارش کی ناپسندیدگی

بعض لوگ دنیادار افراد کے طریق پر حضور سے بعض احمدی حکام عدالت کے پاس سفارش کے لئے آتے تھے لیکن حضور اس امر کو پسند نہ کرتے تھے۔ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب قصور میں متعین تھے اس علاقہ کے ایک سکھ صاحب آئے اور اصرار کرنے لگے کہ میرا عزیز بالکل بے قصور ہے اس کے بری کرنے کے لئے میاں صاحب سے سفارش کی جائے۔ حضور بہت دیر تک سمجھاتے رہے کہ جماعت کو میری طرف سے ہمیشہ انصاف کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور میاں صاحب خود ہی نیک آدمی ہیں وہ بغیر سفارش کے بھی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ جب ان صاحب کا اصرار بہت زیادہ ہوا تو فرمایا کہ اچھا میں انہیں اس شرط پر خاص توجہ دینے کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر آپ کا عزیز وہ قصوروار پائیں تو اسے دگنی سزا دیں۔ کیونکہ آپ یقین دلاتے ہیں کہ وہ بے قصور ہے۔ وہ صاحب کہنے لگے کہ بے شک آپ یوں لکھ دیں واقعی وہ بالکل بے قصور ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر خاکسار نے میاں صاحب کی خدمت میں لکھ دیا کہ آپ سے ہمیشہ ہی انصاف پسندی کی امید ہے پھر بھی حضور فرماتے ہیں کہ اس مقدمہ کے معاملہ پر زیادہ توجہ دی جائے تاکہ آپ حقیقت تک پہنچ سکیں۔ اور یہ سفارش لے جانے والے صاحب کہتے ہیں کہ اگر ان کا عزیز بے قصور نہ ہو تو بے شک آپ اسے دگنی سزا دیں۔ کچھ دنوں بعد وہ صاحب آئے اور شکوہ کرنے لگے کہ ڈپٹی صاحب نے اسے دگنی سزا دے دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بے قصور نہ ہوگا۔ اس پر اس نے اقرار کیا کہ وہ واقعی قصوروار تھا تو فرمایا کہ آپ کی رضامندی سے تحریر کیا گیا تھا اور اس کے مطابق انہوں نے دگنی سزا دے دی۔ اب شکوہ کس بات کا ہے؟

مساوات اور دلداری

دنیا میں طبقاتی منافرت ابھی قائم ہے خصوصاً صاحب عز و اقتدار اور جاہ و حشمت افراد اور خاندان غریب طبقہ سے مجلسی مساوات کا سلوک نہیں کرتے خاکسار نے بعض پیروں کو دیکھا ہے کہ ان کے خدام جو ان کے نسلاً بعد نسل حد درجہ جاں نثار تھے وہ پیر صاحبان بلکہ ان کی اولاد کے سامنے چارپائی یا کرسی پر نہیں بیٹھ سکتے تھے بلکہ زمین پر بیٹھتے تھے۔ لیکن حضرت مصلح موعود اپنے قول و عمل سے مساوات پر عامل تھے۔ شملہ کے مذکورہ بالا کئی ماہ کے قیام میں ایک ہی میز پر حضور اور جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور حضور کے داماد محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب صبح اور عصر کے ناشتے اور دوپہر اور رات کے کھانے کھاتے تھے اور خاکسار کو بھی ہمیشہ وہیں شامل رکھا جاتا تھا اور کبھی دور کا بھی اس امر کا اظہار حضور کی طرف سے سے نہیں پایا گیا کہ خاکسار وہاں کیوں شامل ہے۔ جو کہ ظاہراً بے حد غریب ہونے کے علاوہ حضور کے نہایت ادنیٰ غلاموں میں سے تھا بلکہ خود خاکسار دل میں یہ چاہتا تھا کہ میں وہاں شرکت نہ کیا کروں کیونکہ حضور کے خداداد رعب کی وجہ سے میرے لئے کھانا مشکل ہوتا تھا۔ اسی طرح حضور کا یہ سلوک تھا کہ اپنے دفتر کا بھی کوئی معمولی سے معمولی کارکن بھی اپنے ذاتی امور کے متعلق مشورہ کے لئے ملاقاتوں میں ملاقات کرتا تو حضور دوسروں کے لئے جس طرح اٹھتے اسی طرح تعظیم و اکرام کے طور پر اٹھتے اور مصافحہ کا موقع عطا کرتے اور نہایت توجہ سے مشورہ عنایت فرماتے اور حضور کا یہ ارشاد تھا کہ معمولی سے معمولی شخص بھی دفاتر میں آئے تو افسر جس سے وہ ملاقات کرے اٹھ کر ملیں۔ حضور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ جمعہ میں میری ایک ران سن ہوگئی اور یہ تکلیف بڑھنے لگی۔ خاکسار نے دفتر میں آ کر صرف دعا کے لئے حضور کی خدمت میں عریضہ لکھا اور گھر چلا گیا۔ جب حضور کو ملا تو کسی کے ہاتھ میرے گھر دور محلہ دارالفضل میں ہومیوپیتھی دوا بھجوائی۔ میری تکلیف بہت بڑھ چکی تھی اور سارا سر بھی سن ہو گیا تھا۔ حضور کی دعا اور دوا سے بفضلہ تعالیٰ اسی روز چند گھنٹوں میں بکلی شفاء ہوگئی۔

غالباً مکرم ملک نواب دین صاحب (مدفون بہشتی مقبرہ) کا واقعہ ہے۔ دلداری کی خاطر حضور نے قصر خلافت میں ایسی حالت میں ان کا جنازہ پڑھایا کہ حضور بوجہ شدید علالت کے خود کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے اور کسی نے حضور کو تھاما ہوا تھا۔ کئی شریف لیکن غریب گھرانے تھے۔ حضور مخفی طور پر ان کی مالی مدد فرماتے تھے اور غریب سے غریب شخص کے ہاں دعوت پر جانے سے بھی انکار نہ کرتے تھے۔ حالانکہ دعوت کرنے والے کے حالات سے یقینی علم ہوتا تھا کہ بہت ادنیٰ سا کھانا وہاں ہوگا۔ کیونکہ کھانا مقصود نہ ہوتا تھا بلکہ دلداری مقصود ہوتی تھی۔ بلکہ اگر کوئی کھانے کو برا مناتا تو حضور اسے ناپسند فرماتے۔

روحانی مقام رفیع

حضور نے ذکر فرمایا کہ سردار بلدیو سنگھ (سابق وزیر دفاع حکومت ہند) کے والد صاحب نے کسی کو میرے پاس بھیجا کہ میری خواہش ہے کہ انکشاف ہو کہ کونسا مذہب سچا ہے میں اسے قبول کرلوں گا میں نے اس شخص کو کہا کہ انکشاف تو ہوجائے گا لیکن وہ قبول ہرگز نہیں کریں گے اس نے یقین دلانا چاہا کہ وہ اس پر پوری طرح آمادہ ہیں۔ فرمایا میں نے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ لکھ دیا کہ یہ پڑھیں چنانچہ کچھ عرصہ بعد ان کی طرف سے پیغام ملا کہ اس کے پڑھنے سے مجھ پر دین حق کی صداقت منکشف ہوئی ہے لیکن افسوس ہے۔ میں اپنے حالات کی وجہ سے قبول نہیں کرسکتا۔ اسی طرح تقسیم ملک کے بعد 1949ء میں جبکہ ہم ابھی سفر بیرون قادیان کے لئے پولیس میں رپورٹ لکھوا کر کسی سپاہی کو ساتھ لے جاتے تھے اور رات کو باری باری پہرہ دیتے تھے ایک دفعہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم اور خاکسار اور بعض اور افراد امرتسر گئے اور رات وہیں انتظارگاہ میں ٹھہرے تو ایک بوڑھے سکھ دوست کے دریافت کرنے پر ہم نے بتایا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں تو اس نے جو منٹگمری (حال ساہیوال) کے بیدی خاندان کے فرد تھے۔ حضرت مصلح موعود کا ذکر کر کے نہایت حسرت سے کہا کہ ان کے دعا بتلانے پر مجھ پر یہ انکشاف ہوگیا تھا کہ دین سچا ہے لیکن افسوس کہ جائیداد کی خاطر میں نے قبول نہ کیا۔ اور اب تقسیم ملک کے نتیجہ میں وہ جائیداد بھی ہاتھ سے گئی ظاہر ہے کہ ایسے انکشافات حضور کے روحانی مقام رفیع کے نتیجہ میں ہوئے۔

اہم معلومات

ٹیلی ویژن

انیسویں صدی کے اواخر سے ہی دنیا کے کئی سائنسدان ایک ایسی مشین ایجاد کرنے میں کوشاں تھے جس میں وہ دور بیٹھ کر آواز کے ساتھ صاحب آواز کی شکل بھی دیکھ سکیں۔ ان سائنسدانوں میں کارل فرڈیننڈ براؤن جارج کیری، George Carry ڈبلیو ای سائر، بورس روزنگ اور کیمبل سوئٹن کے نام بہت اہم ہیں۔ لیکن اس مشین کی، جو بعد ازاں ٹیلی ویژن کے نام سے موسوم ہوئی، ایجاد کا سہرا اسکاٹ لینڈ کے ایک سائنس دان جان لوگی بیرڈ John Logie Baird کے سر بندھا۔ جس نے جرمنی کے پال نپکوف کے ایجاد کردہ اسکیننگ سسٹم کو ترقی دی اور 30 اکتوبر 1925ء کے تاریخی دن ولیم ٹیئنن نامی ایک 15 سالہ لڑکے کا عکس کچھ فاصلے پر رکھی ایک مشین تک منتقل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ٹیئنن کو اپنی اس کارکردگی کا معاوضہ 2 شلنگ 6 پنس ملا تھا۔ بیرڈ نے یہ کارنامہ 23، فرتھ اسٹریٹ، لندن 23- Frith street London کے مقام پر واقع اپنی تجربہ گاہ میں انجام دیا تھا۔

ڈھائی ماہ بعد 7 جنوری 1926ء کو اس نے ایوننگ اسٹینڈرڈ نامی اخبار کے نمائندوں کے سامنے اپنے اس ایجاد کا عوامی مظاہرہ اور کیپٹن او جی ہچنسن O.G.Hutchinson نامی شخص کا عکس ٹیلی ویژن کی اسکرین پر منتقل کیا۔

20 دن بعد 27 جنوری 1926ء کو اس نے رائل انسٹی ٹیوٹ کے تقریباً 40 ارکان کے سامنے اپنا یہ کارنامہ دوبارہ پیش کیا۔ اس مظاہرہ کے بعد بیرڈ راتوں رات مشہور ہو گیا اس نے اپنی اس ایجاد کو ٹیلی وائزر (Televisor) کا نام دیا۔

1929ء میں بیرڈ نے بی بی سی کے ایک ٹرانسمیٹر کے ذریعہ بلیک اینڈ وائٹ نشریات کا آغاز کیا۔ اسی زمانے میں مشہور موجد مارکونی بھی ٹیلی ویژن کا ایک اور نظام ایجاد کرنے میں مصروف تھا۔ 1936ء میں بی بی سی نے مارکونی کے ایجاد کردہ نظام میں دلچسپی کا اظہار کیا اور 2 نومبر 1936ء کو لندن کے الیگزینڈ رپیلس سے ٹیلیویژن کی باقاعدہ نشریات کا آغاز ہو گیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ایک ہفتے بیرڈ کے نظام سے اور دوسرے ہفتے مارکونی کے نظام سے ٹیلی ویژن نشریات پیش کی جائیں۔ تین ماہ بعد حکام نے مارکونی کا نظام زیادہ سودمند پایا اور بالآخر اسی نظام کو اپنا لیا گیا۔

بیرڈ کا نظام اگرچہ مسترد کر دیا گیا۔ لیکن اس کا یہ کارنامہ اس کا نام ہمیشہ زندہ جاوید رکھے گا کہ اس نے ٹیلی ویژن کا پہلا کامیاب مظاہرہ کیا۔

شالامار باغ لاہور

ہندوستان کے مغل بادشاہوں میں شاہجہان کا نام تعمیرات کے حوالے سے ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا۔ اس بادشاہ نے اپنے عہد میں نہ صرف یہ کہ دیدہ زیب عمارات تعمیر کروائیں۔ بلکہ ایسے باغ بھی بنوائے جو آج بھی اس کی نفاست طبع اور خوش مذاقی کی گواہی دے رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک باغ لاہور میں واقع شالامار باغ ہے جو بلاشبہ اس وقت پاکستان کے چند حسین ترین باغات میں سے ایک ہے۔

اس عدیم النظیر باغ کی بنیاد 3 ربیع الاول 1051ھ مطابق 12 جون 1641ء کو رکھی گئی تھی۔ اور خلیل اللہ خان کو اس کی تعمیر کی نگرانی کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اس باغ کی تعمیر 17 ماہ 4 دن میں مکمل ہوئی اور یوں 7 شعبان 1052ھ مطابق 31 اکتوبر 1642ء کو شاہجہان نے اس باغ کی رسم افتتاح کی۔

شاہ جہان کو یہ باغ اس قدر پسند آیا کہ وہ جب بھی لاہور آتا۔ اس باغ میں ٹھہرتا۔ شالامار باغ کا طول 520 گز اور عرض 230 گز ہے۔ کل رقبہ 30 ایکڑ کے لگ بھگ ہے اس باغ کے تین درجے ہیں۔

پہلے درجے کا نام فرح بخش ہے۔ جس کی آخری حد پر سنگ مرمر کی خوبصورت جالیاں لگی ہیں اور عین بیچ میں ایک خوبصورت بارہ دری ہے جو خالص سنگ مرمر کی ہے۔ نیچے کے دو طبقے فیض بخش کہلاتے ہیں۔

پنجاب پر سکھوں کی حکومت کے دوران اس باغ پر بھی کڑا وقت آیا۔ اس باغ کا بیشتر سنگ مرمر غائب کر لیا گیا۔ باغ کے عین وسط میں سنگ یشب کا ایک خوشنما سائبان تھا یہ سائبان بھی توڑ ڈالا گیا اور یہ پتھر سنگ تراشوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا گیا۔ سنگ مرمر کی جالیاں اور سلیں اتروا کر ان کی جگہ چونے سے بھر دی گئی۔ یہی نہیں بلکہ رنجیت سنگھ کے عہد میں اس باغ کا نام تبدیل کر کے شہلا باغ رکھ دیا گیا۔ اس زمانے کی عوامی اور سرکاری خط و کتابت میں اس باغ کا یہی نام ملتا ہے۔

مغلوں کے عہد میں شالامار باغ کے درخت بھی بڑے متنوع تھے۔ لیکن عہد سکھا شاہی میں یہ درخت بھی کاٹ دیئے گئے اب اس باغ میں فقط آم کے درخت باقی رہ گئے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا محکمہ آثار قدیمہ اس باغ کی تزئین و آرائش اور اس کی حالت بہتر بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

زیبرا کراسنگ

اکتوبر 1926ء میں برطانیہ میں پہلی مرتبہ سڑک پر پیدل چلنے والوں کے لئے لندن ٹریفک ایڈوائزری کمیٹی نے پارلیمنٹ اسکوائر پر Pedestrian Crossing کے لئے خصوصی انتظامات کئے۔ ان انتظامات کے تحت پیدل چلنے والوں کی رہنمائی کے لئے ایک بورڈ آویزاں کیا گیا تھا جس پر ''سڑک یہاں سے عبور کریں'' کے الفاظ تحریر تھے اگلے برس اگست میں اسی طرح کے بورڈ 16 مختلف مقامات، مثلاً پکاڈلی سرکس، ہے مارکیٹ (Herring Bone) اور اس کی نواحی سڑکوں پر نصب کئے گئے۔

اس وقت سڑک عبور کرنے والوں کی رہنمائی کے لئے دو متوازی لکیریں بنا دی جاتی تھیں۔ 34-1933ء میں سڑک پر Herring پیٹرن، سفید رنگ سے بنایا جانے لگا۔ 1934ء میں کراسنگ کے نشانات میں ہم آہنگی اور معیار پیدا کرنے کے لئے سڑک پر زرد رنگ کے نشانات ڈالے جانے لگے۔ ان نشانات کو وزیر ٹرانسپورٹ Sir Leslie Hore Velisha نے متعارف کرایا تھا اور ان نشانات کو انہی کے نام سے موسوم کر کے Belisha Bcacon کہا جانے لگا تھا۔ ان کی نشاندہی کے لئے شیشے کی بنی ہوئی نشانیاں بھی نصب کی گئیں جو چھوٹے لڑکوں کی شرارت کی نذر ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ان کی جگہ المونیم کے بنے ہوئے گلوب بطور نشانی لگائے جانے لگے۔

1952ء میں پلاسٹک کے بنے ہوئے نشانات جن پر Winking Lights بھی لگی ہوئی تھیں، بطور نشانی لگائے جانے لگے۔

1951ء میں سڑک عبور کرنے والوں کے لئے زیبرا کراسنگ کا قانون وضع کیا گیا جو 31 اکتوبر 1951ء سے نافذ العمل ہوا۔

ایس او ایس سگنل

جب کوئی بحری جہاز خطرے میں ہوتا ہے یا ڈوبنے لگتا ہے تو وہ اس سے قبل ایس او ایس کا سگنل دیتا ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہماری جان بچاؤ۔ خطرے کا یہ مشہور عالم سگنل 3 اکتوبر 1906ء کو برلن ریڈیو کانفرنس میں برٹش مارکونی سوسائٹی اور جرمن ٹیلی فنکن آرگنائزیشن نے منظور کیا تھا۔ اور یکم جولائی 1908ء کو یہ حروف خطرے کے سگنل کے طور پر نافذ العمل ہوئے تھے۔ یہ سگنل پہلی مرتبہ 10 جون 1909ء کو ایک ڈوبتے ہوئے جہاز ایس ایس سلیوونیا (S.S.Slavonia) نے استعمال کیا جس کی مدد کے لئے دو اسٹیمرز پہنچ گئے اور اسے ڈوبنے سے بچا لیا۔

ایس او ایس سے پہلے خطرے کے سگنل کے طور پر سی کیو ڈی (C.Q.D) کے حروف مستعمل تھے۔ یہ سگنل بھی مارکونی کمپنی نے ہی منظور کئے تھے اور یہ یکم فروری 1904ء سے نافذ العمل ہوئے تھے۔ ان حروف کا مطلب تھا All Stations urgent لیکن عام طور پر ان کا مطلب غلط طور پر Come Quick Danger مشہور ہو گیا تھا۔

یہی کچھ SOS کے سگنل کے ساتھ ہوا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ Save Our Souls, SOS ، Save Our Ship` Send Our Soccer کا مخفف ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ SOS کے حروف کسی کے بھی مخفف نہیں ہیں بلکہ یہ محض ایک کوڈ سگنل ہے اور اسے صرف اس لئے منظور کیا گیا ہے کہ اس سگنل کی ترسیل اور وصولیابی بہت آسان ہے (مورس کوڈ میں ''ایس'' کے لئے تین نقطے یا ڈاٹ اور ''او'' کے لئے تین ڈیش استعمال ہوتے ہیں۔ ایس او ایس کا سگنل بھیجنا ہو تو تھری ڈاٹ، تھری ڈیش، تھری ڈاٹ دبا کر یہ سگنل بہت آسانی سے اور بہت جلد بھیجا جا سکتا ہے۔

ایس او ایس محض ایک کوڈ سگنل ہے یہی وجہ ہے کہ ان حروف کو لکھتے ہوئے فل سٹاپ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر خطرے کا سگنل زبان سے بھیجنا ہو تو اس صورت میں May Day کا سگنل دیا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ ہوائی جہاز خطرے کے وقت May Day کا سگنل دیتے ہیں۔ یہ سگنل اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ ان الفاظ کی آواز فرانسیسی لفظ M.Aider سے مشابہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے ``Help me``

حقوق العباد کی ادائیگی

حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے جسم کے ہر عضو پر صبح صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے۔ الحمدللہ کہنا صدقہ ہے۔ لاالہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ تکبیر کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی حدیث نمبر 1181)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کے ہم سفر تھے۔ ایک شخص سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا یعنی بڑا ضرورت مند نظر آتا تھا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہو اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس شخص کے پاس زائد خوراک ہے وہ اسے دے دے جس کے پاس کوئی زاد راہ نہیں۔ آپؐ نے اسی طرح مال کی مختلف اقسام کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ شائد ضرورت سے زیادہ اموال میں کسی کا کوئی ذاتی حق ہی نہیں اور اسے چاہئے کہ وہ اس زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر ہمیشہ تیار رہے۔

(مسلم کتاب اللقطہ باب استحباب المؤاساۃ بفضول المال حدیث نمبر 3258)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 56266 میں عمران گل خان

ولد محمد خالد احمد قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D.H.A کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران گل خان گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد ولد محمد طارق سجاد

مسل نمبر 56267 میں ثوبیہ اعوان

بنت کلیم اللہ اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منظور کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثوبیہ اعوان گواہ شد نمبر 1 وجاہت مصطفی کاہلوں ولد غلام مصطفی کاہلوں گواہ شد نمبر 2 عاطف مقبول ولد مقبول احمد

مسل نمبر 56268 میں افشاں منیر

بنت منیر احمد پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ افشاں منیر گواہ شد نمبر 1 منیر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر 56269 میں تیمور احمد

ولد چوہدری منیر احمد قوم وینس پیشہ ملازمت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جامی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تیمور احمد گواہ شد نمبر 1 مسرور احمد ولد چوہدری منیر احمد گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد والد موصی

مسل نمبر 56270 میں عطاء العلیم

ولد عبدالمسیح قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 3-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء العلیم گواہ شد نمبر 1 عبدالسمیع والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبداللہ جان ولد عبدالصمد خان

مسل نمبر 56271 میں محمد بلال الدین

ولد عبدالسبحان پیشہ معلم سلسلہ عمر 35 سال بیعت 1993ء ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 0.28 ایکڑ مالیتی -/Tk30000۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 0.03 ایکڑ -/TK10000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK3200 ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد بلال الدین گواہ شد نمبر 1 شریف احمد بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 خورشید عالم بنگلہ دیش

مسل نمبر 56272 میں امۃ الحفیظ طاہرہ

زوجہ میاں وسیم احمد کلیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی اندازاً -/1200000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 50 تولے۔ 3۔ حق مہر -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1000 روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحفیظ طاہرہ گواہ شد نمبر 1 میاں وسیم احمد کلیم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شاکر ولد عبدالحمید مہار

مسل نمبر 56273 میں راشدہ مریم صدیقہ

بیوہ مودود احمد جان مرحوم قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ از خاوند مرحوم مکان 10 مرلہ مالیتی -/1600000 روپے 1/8 حصہ شرعی حصہ۔ 2۔ حق مہر -/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راشدہ مریم صدیقہ گواہ شد نمبر 1 زین العابدین مبشر ولد خواجہ عبدالکریم مرحوم گواہ شد نمبر 2 سلطان احمد ولد چوہدری غلام احمد

مسل نمبر 56274 میں شوکت علی

ولد فیض احمد قوم جٹ واہلہ پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ بینک بیلنس -/34000 روپے۔ 2۔ پلاٹ 8 مرلہ واقع دارالعلوم شرقی برکت ربوہ مالیتی اندازاً -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/21132 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شوکت علی گواہ شد نمبر 1 مصطفیٰ احمد منور ولد صدیق احمد منور گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325

مسل نمبر 56275 میں وقار احمد

ولد شوکت علی قوم جٹ واہلہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقار احمد گواہ شد نمبر 1

مصطفیٰ احمد منور ولد صدیق احمد منور گواہ شد نمبر2 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325

مسل نمبر 56276 میں نثار احمد

ولد شوکت علی قوم جٹ واہلہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نثار احمد گواہ شد نمبر 1 مصطفیٰ احمد منور ولد صدیق احمد منور گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325

مسل نمبر 56277 میں ثوبیہ منور

بنت مرزا منور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ثوبیہ منور گواہ شد نمبر 1 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325 گواہ شد نمبر 2 اللہ یار ناصر ولد علی محمد

مسل نمبر 56278 میں صباء منور

بنت مرزا منور احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صباء منور گواہ شد نمبر 1 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325 گواہ شد نمبر 2 اللہ یار ناصر ولد علی محمد

مسل نمبر 56279 میں شازیہ پروین

بنت محمد انور قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ پروین گواہ شد نمبر 1 سلطان بشیر طاہر وصیت نمبر 33325 گواہ شد نمبر 2 اللہ یار ناصر ولد علی محمد

مسل نمبر 56280 میں امۃ الکافی

زوجہ رانا توصیف احمد قوم راجپوت پیشہ سلائی عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور ساڑھے تین تولے مالیتی اندازاً -/35000 روپے۔ 2۔ دو عدد سلائی مشین مالیتی -/5500 روپے۔ 4۔ ترکہ والد محترم سے حصہ ملا -/33000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت سلائی مشین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الکافی گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد گواہ شد نمبر 2 امتیاز احمد ولد جاوید احمد جاوید

مسل نمبر 56281 میں شہزاد احمد ملک

ولد ملک ممتاز احمد مجوکہ قوم مجوکہ پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شہزاد احمد ملک گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام احمد

مسل نمبر 56282 میں منور احمد

ولد غلام محمد ملتانی قوم ملک پیشہ ملازمت+مزدوری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بائیسکل مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000+3200 روپے ماہوار بصورت اجرت مزدوری آٹا چکی+ملازمت جامعہ احمدیہ جونیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد ولد غلام احمد

مسل نمبر 56283 میں محمد یعقوب

ولد نبی احمد قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 19 کنال واقع رائے پور ضلع سیالکوٹ اندازاً مالیتی -/500000 روپے۔ 2۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع چونڈہ اندازاً مالیتی -/300000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع چونڈہ اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/14400 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد یعقوب گواہ شد نمبر 1 سعادت احمد سعدی مربی سلسلہ وصد چوہدری شفقت رسول گواہ شد نمبر 2 رشید احمد لون ولد محمد امیر لون

مسل نمبر 56284 میں فرحان رفیق

ولد رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرحان رفیق گواہ شد نمبر 1 شہزاد احمد ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام احمد

مسل نمبر 56285 میں امۃ الباسط

بیوہ غلام مصطفیٰ مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے 1۔ ترکہ خاوند مرحوم 6 مرلہ مکان واقع دارالعلوم شرقی ربوہ کا 1/8 حصہ۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ 3۔ طلائی زیور 910 ملی گرام مالیتی -/6160 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1900 روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو

گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الباسط گواہ شد نمبر 1 انس عبداللہ ولد غلام مصطفیٰ مرحوم گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام احمد

مسل نمبر 56286 میں محمد احسان

ولد ناصر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسان گواہ شد نمبر 1 شہزاد احمد ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 منیر احمد عابد مربی سلسلہ ولد غلام احمد

مسل نمبر 56287 میں امتہ الرؤف

بنت عبدالستار قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ

کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرؤف گواہ شد نمبر 1 سید حمید الحسن شاہ وصیت نمبر 28623 گواہ شد نمبر 2 رانا فاروق احمد وصیت نمبر 27526

مسل نمبر 56288 میں مرزا فرحان شوکت

ولد مرزا مبارک احمد شوکت قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا فرحان شوکت گواہ شد نمبر 1 محمد عباس احمد وصیت نمبر 29407 گواہ شد نمبر 2 مرزا عمران احسن بیگ ولد مرزا اکبر بیگ

مسل نمبر 56289 میں اعجاز حیدر

ولد عنایت اللہ مرحوم قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان واقع کراچی برقبہ 80 گز مالیتی -/800000 روپے کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز حیدر گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد ولد محمد طارق سجاد

مسل نمبر 56290 میں عامر رفیق

ولد محمد رفیق مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عامر رفیق گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد کھرل ولد ناصر احمد کھرل

مسل نمبر 56291 میں نور الاسلام

ولد مقصود احمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نور الاسلام گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد ولد محمد طارق سجاد

مسل نمبر 56292 میں حفیظ احمد مغل

ولد محمد اسماعیل قوم مغل پیشہ کارپینٹر عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان برقبہ 80 گز مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ مکان دو عدد مالیتی -/300000 روپے واقع کراچی بھٹائی کالونی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حفیظ احمد مغل گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد ولد محمد طارق سجاد

مسل نمبر 56293 میں سہیل احمد مغل

ولد حفیظ احمد مغل قوم مغل پیشہ کارپینٹر عمر ...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھٹائی کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سہیل احمد مغل گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد قریشی وصیت نمبر 34903 گواہ شد نمبر 2 توصیف احمد ولد محمد طارق سجاد

مسل نمبر 56294 میں سعدی زکریا خان

ولد محمد زکریا خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ فیصل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان کراچی برقبہ 80 گز مالیتی اندازاً -/1500000 روپے (ترکہ والد) اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سعدی زکریا خان گواہ شد نمبر 1 طارق محمود وصیت نمبر 25544 گواہ شد نمبر 2 ذکاء اللہ ڈھڈی وصیت نمبر 32042

مسل نمبر 56295 میں شازیہ عنبرین سعدی

زوجہ سعدی زکریا خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہ فیصل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔ 2۔ طلائی زیور 100 گرام اندازاً مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شازیہ عنبرین سعدی گواہ شد نمبر 1 سعدی زکریا خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود ولد علی محمد

مسل نمبر 56296 میں غزالہ منان

زوجہ عبدالمنان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاؤنٹی گارڈن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔2۔طلائی زیور 265 گرام اندازاً مالیتی -/265000 روپے۔3۔ترکہ والد دوکان برقبہ 80 گز واقع شاہ فیصل کالونی کراچی اندازاً مالیتی -/1500000 روپے کا 1/3 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمد از جائیداد آمد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ غزالہ منان گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان وصیت نمبر 28892 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد وصیت نمبر 26998

مسل نمبر 56297 میں فریدہ داؤد

زوجہ داؤد احمد شیخ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورز زیور ڈائمنڈ مالیتی -/300000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/60000 روپے۔3۔نقد رقم -/100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ فریدہ داؤد گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 27177 گواہ شد نمبر 2 محمد طفیل وصیت نمبر 34165

مسل نمبر 56298 میں طاہر احمد

ولد آفتاب احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر احمد گواہ شد نمبر 1 شہباز احمد وصیت نمبر 34172 گواہ شد نمبر 2 طارق محمود وصیت نمبر 33471

مسل نمبر 56299 میں سید ذاکر علی

ولد سید محمد مختار علی مرحوم قوم سید پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت 1995ء ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔سرمایا کاروبار -/3700000 روپے۔2۔رہائشی فلیٹ کراچی مالیتی -/1200000 روپے۔3۔دفتر واقع طاہرہ پلازہ کراچی کا 1/2 حصہ مالیتی -/900000 روپے۔4۔کار مالیتی -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت منافع کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سید ذاکر علی گواہ شد نمبر 1 اظہر محمود ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 56300 میں سعدیہ ذاکر

زوجہ سید ذاکر علی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 175 گرام مالیتی -/136800 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سعدیہ ذاکر گواہ شد نمبر 1 اظہر محمود ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 56301 میں ماریہ محمود

بنت محمود احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-8-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ماریہ محمود گواہ شد نمبر 1 اظہر محمود ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2 عامر محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 56302 میں نگار یاسمین

بیوہ عبدالعلیم مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت 1981ء ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/19000 روپے ماہوار بصورت آمد از ٹرسٹ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نگار یاسمین گواہ شد نمبر 1 ہمایوں ظاہر ولد ظاہر احمد خان گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد ولد چوہدری ظفر اللہ خان

مسل نمبر 56303 میں ملک خلیل احمد ناصر

ولد محمد مغل عرف بابا مغلا (مرحوم) قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-2-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک خلیل احمد ناصر گواہ شد نمبر 1 چوہدری حاشر احمد ولد چوہدری مبارک احمد مرحوم گواہ شد نمبر 2 وقاص ناصر ولد ملک خلیل احمد ناصر

مسل نمبر 56304 میں لئیق احمد

ولد راجہ مشتاق احمد خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلستان جوہر کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔رہائشی مکان واقع گلستان جوہر برقبہ 160 گز اندازاً مالیتی -/2500000 روپے کا 1/2 حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد لئیق احمد گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544 گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد ولد راجہ مشتاق احمد خان

مسل نمبر 56305 میں تسنیم لئیق

زوجہ لئیق احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/14000 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔2۔طلائی زیور 4 تولے اندازاً مالیتی -/44000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ تسنیم لئیق گواہ شد نمبر 1 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544 گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد ولد مشتاق احمد

مسل نمبر 56306 میں ثناء احمد ملک

بنت تعظیم احمد ملک قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس ویو کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔طلائی زیور مالیتی -/56000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثناء احمد ملک گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد ولد راجہ مشتاق احمد گواہ شد نمبر 2 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544

مسل نمبر **56307** میں احمد مبارک

ولد ڈاکٹر صادق احمد مرحوم قوم سید پیشہ تجارت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-8-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔کاروبار سرمایا -/400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احمد مبارک گواہ شد نمبر 1 میاں عبدالسمیع ولد میاں عبدالمنان گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد مغل ولد محمد یوسف

مسل نمبر **56308** میں زیبا احمد مبارک

زوجہ احمد مبارک قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-8-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 15 تولے (بشمول حق مہر وصول شدہ بصورت سات تولے زیور) اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ زیبا احمد مبارک گواہ شد نمبر 1 احمد مبارک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالسمیع ولد میاں عبدالمنان

مسل نمبر **56309** میں امتہ الباسط

بیوہ عبدالعلیم فاوق مہتہ مرحوم قوم میر پیشہ ٹیچر عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلفٹن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 240 گرام۔2۔فکس ڈپازٹ میں جمع رقم -/2000000 روپے۔3۔نقد رقم بصورت رکہ والد مرحوم -/1050000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000+7000 روپے ماہوار بصورت نفع بینک + بصورت ٹیچر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الباسط گواہ شد نمبر 1 میاں عبدالسمیع ولد میاں عبدالمنان گواہ شد نمبر 2 احمد مبارک ولد ڈاکٹر صادق احمد

مسل نمبر **56310** میں فوزیہ احمد

زوجہ صباح الدین احمد قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹر عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 14-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 20 تولے -/180000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/150000 روپے۔3۔ترکہ والد مرحوم مکان برقبہ 400 گز واقع فیڈرل بی ایریا کراچی مالیتی -/6000000 روپے۔اس میں میرے علاوہ والدہ شرعی حصہ دار ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فوزیہ احمد گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد کاشف مربی سلسلہ ولد بشارت احمد درویش گواہ شد نمبر 2 طارق محمود بدر وصیت نمبر 25544

مسل نمبر **56311** میں نادیہ عبدالرب

زوجہ عبدالرب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 4-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 35 تولے مالیتی اندازاً -/280000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نادیہ عبدالرب گواہ شد نمبر 1 عبدالرب خاوند موصیہ وصیت نمبر 30208 گواہ شد نمبر 2 جمیل احمد ریحان وصیت نمبر 29238

مسل نمبر **56312** میں خالدہ تبسم صدیقی

زوجہ محمد آصف صدیقی قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن حدید کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 3 تولے مالیتی -/30000 روپے۔2۔حق مہر وصول رخرچ شدہ -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ خالدہ تبسم صدیقی گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد صدیقی وصیت نمبر 32738 گواہ شد نمبر 2 سلمان نوید صدیقی ولد محمد آصف قریشی

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر الفضل شعبہ اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ملکی اخبارات سے خبریں

غربت، مہنگائی اور انتہا پسندی ختم کرونگا

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میرا عہد ہے کہ مہنگائی، بیروزگاری، غربت اور انتہا پسندی کو ختم کردوں گا۔ بادشاہی مسجد کے سامنے قوم سے عہد کرتا ہوں کہ میں ملک کو ترقی سے ہمکنار کروں گا۔ گڑ بڑ کرنے والے پاکستان کو چھوڑ جائیں گے۔ جنگجوؤں کو ختم کر دیا جائے گا۔ بلوچستان کے بلیک میلر سرداروں کے دن گنے جا چکے ہیں لندن میں بیٹھ کر جیلوں میں بند رہنماؤں کو مبارکباد دینے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ عوام انہیں سیاست سے باہر نکال دیں۔ غیر ملکی دہشت گرد پاکستان چھوڑ دیں ورنہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا تمام ڈیم بنائیں گے یہ زندگی موت کا مسئلہ ہے۔

یوٹیلٹی سٹوروں پر کم قیمت اشیاء کی فراہمی

وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ چینی، دالیں، آٹا، گھی اور دوسری اشیاء بھی یوٹیلٹی سٹوروں پر عوام کو کم قیمت پر فراہم کی جائیں گی اور اشیاء صرف کی قیمتوں کو اعتدال پر لانے کا کام جاری رہے گا۔

66واں یوم پاکستان

آزاد کشمیر سمیت ملک بھر میں پوری قوم نے 66واں یوم پاکستان روایتی جوش و جذبے سے منایا اور ملکی استحکام کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔

وردی کے ساتھ صدر

مسلم لیگ کی سو سالہ تقریبات کے سلسلہ میں مینار پاکستان پر ورکرز کنونشن میں منظور کی جانے والی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پرویز مشرف وردی کے ساتھ رہیں گے۔ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کیلئے مشرف کا باوردی صدر رہنا ضروری ہے تاریخ کے اس مرحلے پر ملک کسی نئے سیاسی بحران کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ وزیراعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے کہا کہ وردی ملک کے مستقبل کا سوال ہے عوام اس کے حق میں ہیں کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے چودھری شجاعت نے کہا کہ صدر مشرف قائداعظم کی طرح سچے آدمی ہیں۔ ہماری جماعت ان کی ٹیم ہے۔

عراق میں 39۔افراد ہلاک

عراق کے دارالحکومت بغداد کے پولیس ہیڈکوارٹرز میں خودکش کار بم دھماکے اور کربلا بلائے معلیٰ سے واپس جاتے ہوئے زائرین کی بسوں پر فائرنگ میں مجموعی طور پر 39۔افراد ہلاک اور 90 سے زائد زخمی ہوگئے۔

16 پاکستانیوں کی ہلاکت پر شدید احتجاج

پاکستان نے افغانستان میں اپنے 16 شہریوں کی ہلاکت پر افغانستان سے شدید احتجاج کیا ہے جنہیں افغان فوجیوں نے ہاتھ پاؤں باندھ کر گولیاں ماری تھیں۔ اس سلسلے میں افغان سفیر کو دفتر خارجہ طلب کیا گیا جبکہ افغان حکام نے کہا ہے کہ مارے جانے والے جرائم پیشہ تھے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر احمد صاحب بابت ترکہ مکرم رشید احمد صاحب)

مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رشید احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 10-B/37 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ 17 مرلہ 91 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ ہم دو بھائیوں کے نام مکرم رفیق احمد صاحب شاہد اور مکرم مبشر احمد صاحب جاوید منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محترمہ رضیہ ریحانہ صاحبہ۔ بیوہ
2۔ محترمہ تقیہ بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
3۔ محترم نصیر احمد طاہر صاحب۔ بیٹا
4۔ محترم رفیق احمد صاحب شاہد۔ بیٹا
5۔ محترم مبشر احمد جاوید صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس منتقلی پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مارچ	
طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:04
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:26

کلینکل لیبارٹری کا مکمل سامان
طاہر سرجیکل اینڈ سائنٹیفک ٹریڈرز
سی روڈ بلاک نمبر 10 سرگودھا
پروپرائٹر: ظہیر احمد طاہر
فون 048-3726395-0483001316-0333-6781330
شوگر میٹر اور ہر قسم شوگر میٹر کی سٹرپس، ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر، نیبولائزر، سرجیکل آلات، ہسپتال فرنیچر ہسپتال کلاتھ، سلمنگ آلات، ایب کنگ، برو، سونا بیلٹ جاگنگ مشین، آلہ سماعت، وہیل چیئرز، کموڈ چیئرز

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
نیشنل الیکٹرونکس
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ انڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

COMBINED
FABRICS LIMITED
MANUFACTURERS & EXPORTERS OF
QUALITY KNITTED GARMENTS
ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)
17KM-FEROZEPUR ROAD, LAHORE
PAKISTAN
TEL:92-42-111-111-116 FAX:92-42-582-0112
Email: info@combinedfabrics.com
Web: www.combinedfabrics.com

چاندی میں الیس اللّٰہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

جرمن، مسعود اور دیگر پاکستانی سیل بند ادویات کا مرکز
ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق ربوہ مارکیٹ فون: 047-6212750

HOT LAPTOP PRICES
New Centrino & Pentium 4ht
Get Canada number via internet
Get Lahore local # aborad
Contact us if you are Computer/laptop Dealer
Special prices for bulk deals
Call 0300-4000767
Email:cmaarks@gmail.com

الفضل روم کولر، گیزر
بھاری چادر کے لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ گیزر تیار کروائیں نیز پرانا گیزر بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
فیکٹری: 265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-5114822-5118096

C.P.L 29-FD